اِدراک
سعدیہ عابد

سہیلی ہے۔" وہ چھوٹے سے صحن میں رکھی اکلوتی چارپائی پر بیٹھیں دال چن رہی تھیں جب ان کی اکلوتی بیٹی بڑے لاڈ سے بولی تھی۔

"نیلم! تجھے میری ایک دفعہ کی کہی بات سمجھ نہیں آتی۔" وہ اس کی ایک ہی تکرار سے بھڑک اٹھی تھیں۔

"اماں! تو میری بات مان لے نہ، میری اچھی اماں نہیں ہے۔" اس نے تسلہ ماں کے ہاتھ سے لے کر موڑھے پر رکھا تھا اور شگفتہ کے کاندھے سے لگ گئی تھی۔

"ارے پیچھے ہٹ، ہر وقت بچی بنی رہتی ہے اور جا کر یہ دال چڑھا تیرا ابا آتا ہی ہوگا۔" انہوں نے اسے بری طرح خود سے دور کیا تھا۔

"اماں! تو، تو مجھے اپنی سوتیلی ماں لگتی ہے، میں ابا سے ہی پوچھ لوں گی اور وہ مجھے منع بھی نہیں کریں گے۔" وہ ماں کے دور کرنے اور صاف انکار پر سخت بدمزہ ہوئی تھی۔

☆☆☆

نیلم نے حال ہی میں بی اے کیا ہے، اس کی ایک دوست ناجیہ ہے جس کی دو دن بعد منگنی کی رسم ہے اور وہ اسی میں جانے کی اجازت مانگ رہی ہے، شگفتہ اسے منع نہ کرتیں اگر ناجیہ ان کے ہی محلے میں رہ رہی ہوتی کہ ناجیہ لوگ تین ماہ قبل ہی یہاں سے شفٹ ہوئے تھے اور شگفتہ میلاد میں گئی تھیں، گھر کافی بڑا ہے رہن سہن بھی بہت بدل گیا ہے کہ ناجیہ کا اکلوتا بھائی دوبئی میں ہوتا ہے، ماں تھی جبکہ والد کافی عرصے قبل وفات پا گئے تھے، ماں کو منانے میں ناکام ہو کر اس نے باپ سے بات کی تو رؤف صاحب نے نہ صرف اسے اجازت دی، دو ہزار کی کثیر رقم بھی دے دی، جس سے وہ اپنے لئے کپڑے اور اس کی میچنگ چیزوں کے ساتھ ناجیہ کو دینے کے لئے گفٹ بھی لے آئی، نیلم رؤف نے ماں کے ہی ساتھ تھا لیکن عین منگنی کی دوپہر شگفتہ کو بخار ہو گیا اس لئے رؤف صاحب اسے شام سات بجے ناجیہ کے ہاں دس بجے آنے کا کہہ چھوڑ گئے، نیلا کنول، بے بی پنک لانگ شرٹ اور چھوڑی دار پاجامے میں لمبے بالوں کی سادہ سی چوٹی بنائے، آنکھوں میں کاجل اور لبوں پر ہلکی ہی لپ اسٹک سجائے کافی اچھی لگ رہی ہے، فہد تو اسے دیکھتے ہی ہار بیٹھا کہ اسے تو وہ بچپن سے جانتا ہے ناجیہ سے زیادہ ڈانٹ کھائی ہے نیلم نے اس سے اور اب کافی عرصے بعد ایک نئے روپ میں دیکھا تو دل کی حالت ہی بدل گئی، منگنی کی رسم میں وہ پیش پیش رہی کہ ناجیہ کی کوئی بہن نہیں ہے اور وہی اکلوتی دوست ہے۔

"آپ بہت اچھی لگ رہی ہیں، کیا ہم کبھی دوبارہ مل سکتے ہیں۔" آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا، اسے دیکھتے ہی وہ مسکرا دیا اور اسے گھبراہٹ ہونے لگی کہ اس سے گھبرا کر ہی تو وہ ایک جگہ آ بیٹھی تھی کہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ دلہن کی مووی بنانے سے زیادہ اس کی مووی بنانے میں مگن ہے، اس طرح کی سچویشن سے پہلی دفعہ پالا پڑا ہے اور اس کی تعریف کے بعد چہرے پر جمی نگاہیں، اس کا سانولا تیکھے نین نقش والا چہرہ یکدم دہکنے لگا اور وہ لب کچلتی اٹھی اور کچھ سمجھنے سے قبل ہی وہاں سے نکلی واپس اسٹیج پر آ گئی کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ تقریباً سو لوگوں میں ناجیہ اور اس کی امی کو ہی تو جانتی ہے، فہد سے تقریباً دو سال قبل ہی ملاقات ہوئی تھی کہ وہ دو سال پہلے دوبئی چلا گیا تھا، اس کے آتے ہی وہ کیمرہ سنبھالے وہیں چلا آیا، کھانا کھل جانے کی وجہ سے صرف وہ دونوں ہی رہ گئی تھیں کہ ناجیہ کی امی کھانا یہیں لانے کا کہہ گئی تھیں، اس نے ڈرتے ڈرتے نگاہ اٹھائی اور اس نے کیمرہ

کی بائیں طرف لے جاتے ہوئے اسے اگر دیکھا اس نے گڑبڑا کر نگاہ جھکا لی اور ناجیہ کو اس کے بارے میں بتانے لگی ابھی ابھی منگنی کی مووی بنانے کے لئے مووی میکر کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

"یار سوچا جا سکتا ہے کہ ہے تو ہینڈسم......"

ساری بات سن کر ناجیہ شریر ہوئی، اس نے کچھ فاصلے پر مووی بناتے تئیس چوبیس سال کے لڑکے کو دیکھا گوری رنگت، بھرا بھرا جسم، بادامی آنکھیں، یکدم اس کے گردن موڑ کے دیکھنے پر وہ کنفیوز ہوئی نگاہ چرا گئی۔

"او، کیا کرتی ہے اسمائل پاس کر، وقت نہیں ہے کہ اتنا اچھا موقع تو نے گنوا دیا تو نقصان میں رہے گی۔" کہنی مارتے ہوئے ناجیہ سرگوشیانہ لہجے میں بولی۔

"نہیں یہ غلط ہے۔"

"آج کل کچھ غلط نہیں ہے، عارف نے مجھے ایک فنکشن میں دیکھا تھا، میری تعریف کی اور دوبارہ ملنے کی بات کی، میں نے اپنا سیل نمبر اسے دیا، کچھ عرصے بات ہوئی ایک دو دفعہ ملے اور آج منگنی ہو گئی، تو جو غلط ہی سوچتی رہے گی نہ کنواری ہی رہ جائے گی۔" وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھتی رہی کہ وہ دونوں بچپن کی سہیلیاں ہیں ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپاتیں مگر جو اس نے ابھی بتایا وہ نہ اس کے علم میں تھا اور نہ اس نے کبھی سوچا تھا کہ اس کے گھر بدلنے کی وجہ سے ان دونوں کی فون پر بات ہوئی تھی، اس نے منگنی کا بتایا مگر افیئر کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

"اب تو مجھے ہی حیرت سے منہ کھولے دیکھتی جا، وہ مووی والا اپنا سامان سمیٹ رہا ہے، چلا بھی جائے گا اگر تو نے اسے کوئی سگنل نہ دیا۔" وہ نہایت تپے ہوئے لہجے میں بولی اور اس کے ہمت دلانے پر اس نے ناجیہ کے پرس سے آؤٹ لائن پنسل کے ذریعے ٹشو پیپر پر اپنا سیل فون نمبر لکھا سیل فون شگفتہ کے پاس ہی رہتا ہے ناجیہ کا فون آتا تو وہ اسے دے دیتی تھی اس کے علاوہ تو اسے کسی کا فون نہیں آتا۔

"ناجیہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" ٹشو پیپر احتیاط سے لپیٹ کر آہستگی سے مٹھی میں دباتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں ہوتا، میں نے عارف کو اپنا نمبر ڈائریکٹ لکھوا دیا تھا اور تو نے تو صرف ٹشو پیپر اسے دینا ہے۔" اسٹیج پر اپنی اکلوتی نند کو آتے دیکھ کر ناجیہ چپ کر گئی اور آنکھ کے اشارے سے اسے جانے کو کہا، وہ اسٹیج سے اتر آئی ہاتھ میں موجود سیل بجنے لگا کہ رؤف صاحب اپنے آنے کا بتا رہے تھے کہ وہ آدھے گھنٹے میں اسے لینے آ جائیں گے، بات کرتے ہوئے وہ قدرے سائیڈ پر ہو گئی، لائن کاٹتے ہوئے کسی کے پیچھے سے ٹکرانے پر وہ بری طرح لڑکھڑائی کرسی تھام نہ لیتی تو ضرور گر جاتی، سنبھل کر ٹکرانے والی شخصیت کو دیکھا مووی میکر اسے ہی فدا ہونے والی مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔

"آئی ایم ساری۔" باچھیں پھیلا کر کہا گیا اور اس کو غصہ آ گیا۔

"آنکھیں دی ہیں آپ کو اللہ نے ان کا استعمال بھی کر لیا کریں۔"

"وہی تو کر رہا ہوں اور میری آنکھیں کہہ رہی ہیں کہ آپ بہت خوبصورت ہیں، آپ کی سانولی نمکین رنگت ہزار ہا حسینوں میں بھی آپ کو نمایاں بناتی ہے۔" وہ نثار ہونے والے شیریں لہجے میں بولنے لگا اور ایک کاغذ اس کی جانب بڑھایا۔

"یہ لیں میرا نمبر ہے، صرف ایک میسج کر دینا کال کر لوں گا کہ تم کو بھول پانا میرے اختیار

میں نہیں ہوگا کہ تم پہلی لڑکی ہو جس نے میرا دل چرالیا ہے۔" اس کو ہاتھ بڑھاتے نہ دیکھ قدرے چاپلوسانہ لہجے میں کہا مگر اس نے اب بھی ہاتھ نہ بڑھایا، اس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی، دلہن کے بھائی کو یہیں دیکھتا پا کر اس نے وہ کاغذ نیلما کنول کے قدموں میں ڈالا اور بیگ کاندھے پر برابر کرتا باہر کی جانب یہ کہتا بڑھ گیا۔

"میں تمہارے میسج کا انتظار کروں گا۔"

فہد ناجیہ کے بھائی کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں، اس نے نیچے پڑا کاغذ اٹھایا اور کھولے بغیر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، فہد کے سینے میں اٹکی سانس یکدم سکون سے خارج ہوئی کہ اس نے ان کی باتیں نہیں سنی تھیں، مگر اس کے ٹکرا جانے کے وقت سے آخر تک کا سارا سین دیکھا تھا اور فاصلے پر ہونے کے باوجود اس نے دیکھا تھا کہ وہ ایک دفعہ بھی نہیں بولی، جتنی دیر وہ آمنے سامنے رہے وہی بولتا رہا، پھر فہد نے کچھ عرصے بعد ہی نیلما کے لئے اپنا رشتہ بھیج دیا اور چھ ماہ کے قلیل عرصے میں ان کی شادی ہوگئی، نیلما، فہد کے ساتھ نہایت خوشگوار زندگی گزار رہی ہے، ناجیہ کی شادی ان کے ولیمہ کے ساتھ ہوئی تھی۔

☆☆☆

آٹھ ماہ میں وہ کوئی آٹھ دفعہ سے زائد عارف سے لڑ کر میکے آئی ہے اور اس دفعہ تو اسے آئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے، عارف نے نہ فون کیا اور نہ ہی لینے آیا، نیلما نے اس کو پہلے بھی سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر وہ الٹا ہی لے گئی کہ اسے ناجیہ کا آنا پسند نہیں، مگر اب وقت تیزی سے گزر رہا ہے اس نے بھی ناجیہ سے ایک دفعہ پھر بات کرنے کا سوچا اور ناجیہ خود اپنی زندگی سے تنگ آ گئی ہے، رونے لگی اور نیلما کو اس سب کی وجہ بتاتی چلی گئی۔

"عارف کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے، وہ مجھے اپنے ساتھ کہیں نہیں لے جاتے، اماں کے ساتھ بھی میں کسی فنکشن میں کسی دعوت میں نہیں جا سکتی۔"

"لیکن عارف بھائی ایسا کیوں کرتے ہیں؟" حیرت سے اسے درمیان میں ٹوکا۔

"عارف کو لگتا ہے کہ جب میں ان کے ایک اشارے پر انہیں اپنا نمبر دے سکتی ہوں، رات گئے تک ان سے بات کر سکتی ہوں تو کسی بھی دوسرے مرد سے بھی میل جول بڑھا سکتی ہوں۔" وہ سسکتے ہوئے کہتی نیلما کو بے یقین ہوا میں معلق کر گئی۔

"اس لئے وہ مجھے کہیں نہیں لے جاتے، مجھے گھر کا فون تک ریسیو کرنے کی اجازت نہیں ہے اور ایسا کر لوں تو وہ مجھے کیا کچھ نہیں کہتے، ہاتھ تک اٹھانے سے دریغ نہیں کرتے۔"

"تم نے ان کے شک کو مٹانے کی کوئی کوشش نہیں کی؟"

"یہ پوچھو کیا کچھ نہیں کیا، وہ جیسا کہتے ہیں ویسا ہی کرتی ہوں، مہینوں صرف ان کی وجہ سے میکے نہیں آتی، مگر جب وہ مجھے بدکردار عورت، کے ایک اشارے پر چل پڑنے والی نفس پرست عورت کہتے ہیں تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا، ہماری لڑائی ہوتی ہے اور میں یہاں آ جاتی ہوں، آٹھ ماہ میں شروع کے دو سے چار دن ہی سکون سے گزارے ہوں گے ذرا سی لپ اسٹک بھی لوں تو شک کرنے لگتے ہیں کہ مجھ سے کوئی ملنے آ رہا ہے لگاتی ہوں اور تو اور اماں سنانے لگتی ہیں ان کے بیٹے کی قسمت پھوٹ گئی، ایسی بیوی جسے شوہر سے کوئی رغبت ہی نہیں ہے، اماں کے واویلوں سے تنگ آ کر تیار ہو جاؤں تو عارف مجھے نہیں بخشتے اور اس سب سے تنگ آ کر میں نے سب کچھ کرنا چھوڑ دیا، لیکن اس دن اماں نے ہونے کو اتنے پیار سے کہا میں نے ان کی بات مان لی کہ عارف کچھ بھی سوچیں سمجھیں میں تو تیار ولی ہی ان کے لئے ہوں کہ میری زندگی میں آنے والے پہلے اور آخری مرد صرف وہی تو ہیں۔"

"ان سے میں کبھی بات نہ کرتی، لیکن میری بھابی راحیلہ نے مجھے وہ سب کرنے کو کہا تھا جیسے میں نے تم سے اپنی منگنی کی شام اس مووی والے سے بات کرنے نمبر دینے پر اکسایا تھا، تم نے میری نہیں مانی، میں راحیلہ کی باتوں میں آ گئی تھی اور یہی پہلی غلطی میری زندگی کو جہنم بنا گئی ہے کہ عارف مجھ پر بھروسہ نہیں کرتے، میں نے عارف کا من پسند رنگ پہنا اور تیار ہوگئی، اماں کسی کام سے پڑوس میں چلی گئیں اور ان کے جاتے ہی بیل بجی میں نے عارف کا سوچ کر پوچھے بغیر گیٹ کھول دیا، مگر دروازے پر عارف کے ماموں زاد نعیم الدین تھے ان کو دروازے سے لوٹا نہیں سکتی تھی اور اکیلے ہونے کی وجہ سے انہیں بلانا نہیں چاہتی تھی، اسی کشمکش میں تھی کہ عارف آ گئے، میں نے انہیں دیکھ کر سکون کا سانس خارج کیا مگر میری تو بدبختی شروع ہوگئی تھی، نعیم الدین کی موجودگی تک تو وہ خاموش رہے اور ان کے جاتے ہی وہ کون سی بات تھی، کون سا الزام تھا جو عارف نے مجھ پر نہیں لگایا، انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ میں ان کی غیر موجودگی میں بن ٹھن کر غیر مردوں سے ملتی ہوں اور وہ ایک بدکردار عورت کے ساتھ نہیں رہ سکتے، اس لئے مجھے گھر سے نکال دیا اور میں اپنی بے گناہی بھی ثابت نہیں کر سکی کہ جب کچھ کہنے لگتی ان کا طعنہ میرے منہ پر آ لگتا کہ میں نے کیسے ایک اشارے پر ان سے راہ و رسم بڑھا لئے تھے اور نعیم الدین کو لے کر تو عارف نے مجھے کیا کچھ نہیں کہا، میں بری ہوتی میں نے کچھ کیا ہوتا تو جانتی مگر میری چھوٹی سی لغزش کو عارف نے میری بدکردار بنا دیا، میں برداشت نہیں کر سکی، اب تک وہ مجھے کہتے رہتے تھے کہ میں اپنی ماں کے گھر چلی جاؤں، مگر اب میں خود گھر چھوڑ آئی ہوں۔" اتنا سب بتاتے ہوئے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

"تمہاری ساس وہ کچھ نہیں بولیں؟"

"وہ...... وہ مجھے کچھ نہیں کہتی مگر ہمارے جھگڑے میں بھی کچھ نہیں کہتیں سوائے اس کے عارف نے خود مجھے پسند کیا تھا، ان کی پسند ایسی نکلی تو اس میں کسی کا کیا قصور، خود پسند کیا ہے خود ہی بھگتے۔" اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں اور اسے ناجیہ کی ساس پر پہلے شک تھا جو یقین میں بدل گیا اور اس نے یہ بات ناجیہ سے کہہ بھی دی۔

"عارف بھائی کا رویہ میں مانتی ہوں بہت برا ہے مگر ان کی اس طرح کی سوچ ابھارنے میں ان کی ماں کا کردار ہے، اس لئے تم اپنے گھر واپس جاؤ آنکھیں و کان کھول کر ہر ایک چیز کا معائنہ کرو، عارف بھائی سے بحث یا بدتمیزی کرنے یا انہیں یہ بتانے و سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ تمہاری زندگی میں آنے والے پہلے و آخری مرد ہیں، کہ ابھی خاموش ہو کر صبر سے ہر چیز برداشت کرو اور خدانخواستہ تمہارے کردار و پاکیزگی میں کسی قسم کا جھول و شک نہیں ہے اس لئے دیر بدیر وہ اس کو تسلیم کر لیں گے کہ بہرحال غلطی تم سے ہوئی ہے، ہمیں عارف بھائی بھی برابر کے شریک ہیں مرد اپنی غلطی بھی عورت کے کھاتے میں ڈال کر خود سرخرو ہو جاتا ہے، اس لئے تمہیں صبر و ہمت سے کام لینا ہوگا۔" نیلما نے اس کے آنسو صاف کیے اور بھرپور انداز میں اسے دلاسہ دیا۔

"تمہیں بھی تو میں نے اپنی منگنی کی شام جو حرکت میں کر چکی تھی کرنے کا مشورہ دیا تھا مگر تم

نہیں مانیں کہ تم بہت اچھی لڑکی ہو اور میں بہت بری۔"

"تم بری نہیں ہو اس شام میں ٹشو پیپر پر نمبر لکھ تو بیٹھی تھی مگر اسے دے نہیں سکی تھی کہ وہ مجھ سے آن ٹکرایا تھا اور مجھے لمحے میں احساس ہو گیا کہ وہ مجھے کیا سمجھ رہا ہے اور آئندہ کیا کچھ سمجھنے والا ہے اور اس کا دیا نمبر بھی میں نے پھاڑ دیا اور اس سب میں میری اچھائی کا ہاتھ نہیں تھا کہ میری قسمت ہی میں فہد کا ساتھ لکھا تھا اور تمہاری قسمت عارف بھائی سے جڑی تھی اور جو مشکلات ہیں اسی طرح آئی تھیں، مگر اب نئی سوچ کے ساتھ عملی زندگی میں قدم رکھو تاکہ تمہاری ساری مشکلات ختم ہو جائیں اور تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤ گی۔" روتی ہوئی ناجیہ کے ہاتھ تھام لئے۔

"عارف میری ابھی کوئی عزت نہیں کرتے، ذرا سی اہمیت نہیں ہے، میری ان کی نظر میں اور خود سے چلی گئی تو رہی سہی عزت بھی دو کوڑی کی ہو کر رہ جائے گی، عارف لینے نہیں آ سکتے تھے لیکن ایک فون کال تو کر ہی سکتے تھے۔"

"تم اپنا مائنڈ میک اپ کر لو، اور بے فکر رہو تمہیں اب ایسے ہی نہیں بھیج دیں گے میں فہد سے بات کروں گی ہم دونوں عارف بھائی سے بات کریں گے وہ خود تمہیں لینے آئیں گے تب ہی تم جاؤ گی بٹی والے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری کوئی سیلف رسپیکٹ نہیں ہے، عارف بھائی تمہیں پوری عزت سے اور اس وعدے کے ساتھ لے جائیں گے وہ تمہیں خوش رکھیں گے تب ہی تمہیں ان کے ساتھ بھیجیں گے، ورنہ تم ہمیں بھاری نہیں ہو، تمہارے بھائی تمہارا خیال رکھنے کو ہیں اور اب اٹھو فریش ہو جاؤ، شام تک ہم شاپنگ کے لئے چلیں گے۔"

اس گھر میں سے اسے صرف محبت و اپنائیت ہی ملی، ساس اور نند بھی روایتی ساس نند نہیں بنیں تو وہ بھی روایتی بہو، بھابھی نہیں تھی، ساس کو ماں اور نند کو بہن سمجھتی ہے اور فہد اس نے تو اس کی سوچوں سے بڑھ کر عزت وچاہت دی جس شخص نے کبھی اس کے لئے کسی چیز کی کمی نہ رکھی تو وہ اس کی ماں بہنوں کے ساتھ کیسے کوئی زیادتی کر سکتی ہے۔

"تھینکس ثیلم ورنہ تو میں سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ کیا کروں، بہت زیادہ اپ سیٹ تھی تمہاری سپورٹ نے مجھے کافی حوصلہ دیا۔ اگین تھینکس۔"

"اٹس او کے یار اور میں ذرا کچن میں جا تک آؤں فہد لنچ کے لئے آنے والے ہوں گے۔" فہد نے اپنا بزنس شروع کر لیا ہے اور وہ کی جاب چھوڑ دی ہے اس نے فہد سے بات اور پھر انہوں نے عارف سے بات کی عارف شرمندگی محسوس کر رہا تھا کہ یہ بھی حقیقت ہی کہ وہ ناجیہ سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ بھی برا سلوک روا رکھتا ہے وہ رکھنا تو نہیں چاہ مگر جب اس کی ماں کہتی ہے کہ ناجیہ دن بھر سے فون پر مصروف رہی تو کبھی سج سنور کر میں کھڑی رہی اور وہی چند اور باتیں جو وہ شادی کے بعد سے کہتیں رہیں اور اس کے ذہن شک آ گیا اور جس کی وجہ سے اس کا رویہ نا کے ساتھ تبدیل ہوتا چلا گیا، عارف کی ماں عارف کی شادی اپنی پسند سے کرنا چاہتی تھی اس نے جب ناجیہ کا نام لیا تو انہیں اس کی کے آگے چپ ہونا پڑا، مگر وہ ناجیہ سے بیر باندھ چکی تھیں اور اسی لئے ناجیہ کے سامنے اچھی رہیں اور اس کے پیٹھ پیچھے بیٹے کے کان بھرتی رہیں اور عارف بھی عقل کا اندھا اور کچے کان کا ثابت ہوا، جو ماں نے کہا یقین کر کے بیوی کو بے عزت کر ڈالا، نعیم الدین کو لے کر بھی انہوں نے شک اس کے ذہن و دل میں ڈالا سازش

ہوں نے ناجیہ کو تیار ہونے کا کہا اور خود پڑوس میں چلی گئیں کہ نعیم الدین نے فون کر کے آنے کا دیا تھا اور بیٹے کو فون کر کے انہوں نے بلا لیا تھا ور نتائج حسب توقع نکلے، بات طلاق کی نوبت تک پہنچ گئی مگر رات اس کی دکان پر نعیم الدین ادھر سے گزرتے ہوئے آ گئے باتوں باتوں میں کہنے لگے۔

"ویسے عارف تم کافی خوش قسمت ہو اس زمانے میں تمہیں ایک باحیا و باکردار بیوی ملی ہے میں جب ایک ہفتہ قبل تمہارے گھر آیا تو اس وقت بھابھی اکیلی تھیں اور انہوں نے مجھے گھر میں نہیں بلایا اور کہنے لگیں، بھائی صاحب اماں اور عارف گھر پر نہیں ہیں اس لئے آپ بعد میں آئیں یا کچھ دیر باہر رکیں میں عارف کو فون کر کے پوچھ لیتی ہوں وہ کتنی دیر میں آئیں گے اور اماں تو پڑوس میں ہیں لیکن یہ مجھے نہیں پتہ کہ کس کے گھر گئی ہیں ورنہ میں اماں کو ہی بلا لیتی اس لئے آپ کو باہر رک کر انتظار کی کوفت برداشت کرنا پڑے گی، مگر انہیں تمہیں فون کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی کہ تم خود ہی آ گئے، قسم سے یار اگر بھابھی کی کوئی بہن ہوتیں تو میں نے اور سوچا تھا، کہ تمہاری قسمت پر تو رشک کرنے کو دل کرتا ہے کہ فی زمانہ اتنی اچھی محتاط لڑکی کا ملنا خوش نصیبی ہی تو ہے۔" نعیم الدین نے یہ سب مذاق کے پیرائے میں رہتے ہوئے کہا تھا اور وہ شرمندہ ہو گیا تھا کہ اس کی جس بیوی کی لوگ مثالیں دیا کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ کس طرح کا سلوک روا رکھے ہوئے ہے، ایک ایسی بات کو بنیاد بنا کر جبکہ جس میں غلطی اس کی تھی تو خود اسی کی اس پر ابھارا تھا کہ پہل تو اسی نے کی تھی، نہ وہ پہل کرتا نہ وہ آگے بڑھتی اور اگر وہ معتوب قرار دیا جانے کی حقدار ہے تو غلطی تو اس سے بھی ہوئی سزا تو اسے بھی ملنی چاہیے خود احتسابی کے عمل سے گزر رہا تھا کہ فہد نے خود ہی رابطہ کر لیا اور وہ جو اسے لینے آنے کی باعث شرمندگی ہمت جتا نہیں پا رہا تھا، فوراً ہی چلا آیا اور اس نے اپنے سارے برے رویوں کی ناجیہ سے معافی مانگ لی، ناجیہ سے جو غلطی ہوئی اسے اس کا ادراک تھا اور وہ شرمندہ بھی تھی اس لئے اس کی سزا ختم ہو گئی، ہمارے معاشرے میں کتنی ہی ناجیہ جیسی لڑکیاں ہیں، جنہیں اپنی غلطی کا ادراک تک نہیں ہے اسی لئے معاشرہ تباہی کی جانب رواں دواں ہے، کاش حوا کی بیٹی جان جائے کہ میٹھے خواب دکھانے والے بعد میں کس طرح نیندیں حرام کرتے ہیں اے کاش۔

☆☆☆